E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : **Macroeconomics**

Module Name/Title : **Intro to Economics**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM / Mohd. Sadat Shareef
PRESENTATION	Mohd. Sadat Shareef
PRODUCER	Dr. Mir Hashmath Ali

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

باب ا

معاشیات ۔ ایک تعارف

Economics - An Introduction

اس باب میں علم معاشیات کا تعارف پیش کیا جائے گا۔ اس کے ذریعہ آپ کسی سماج یا ملک کے معاشی مسائل کے بارے میں واقفیت حاصل کرسکتے ہیں اور معاشیات کی وسعت یا دائرہ بحث کو جان سکتے ہیں ۔ علم معاشیات کی تعریف مختلف ماہرین معاشیات نے مختلف طریقوں سے کی ہے ۔ ان میں سے آپ کو بعض سے متعارف کرا یا جائے گا ۔ اس کے علاوہ آپ علم معاشیات کے بنیادی تصورات کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرسکیں گے ۔ معاشیات ایک سماجی سائنس ہے اس کے تجزیہ کا ایک طریقہ ہے ۔ اس باب میں علم معاشیات میں مستعمل مختلف تجزیاتی طریقوں کی وضاحت بھی کی گئی ہے ۔ جیسے استخراجی طریقہ بمقابل استقرائی طریقہ ، مثبت بمقابل معیاری معاشیات ، جزوی بمقابل کلی معاشیات ، جزوی توازن بمقابل عام توازن اور ان کے تجزیے ۔

یہ باب ذیل کی تین اکائیوں پر مشتمل ہے ۔

اکائی 1 معاشیات کی ماہیت اور وسعت ، دائرہء عمل و دائرہ بحث Nature and Scope of Economics

اکائی 2 معاشیات کی تعریف اور اس کے بنیادی تصورات Economics-Definition and Basic Concpets

اکائی 3 معاشیات کے مطالعہ کا طریقہ کار Methodology of Economics

اکائی-1 -معاشیات کی ماہیت اور وسعت / دائرہ بحث Nature & Scope of Economics

عنوانات Contents

1.0 اغراض ومقاصد

1.1 تمہید Introduction

1.2 معاشیات کا موضوع Subject Matter of Economics

1.3 عوامل پیداوار (عاملین پیدائش) (Facts of Production)

1.4 علم معاشیات کے معلومات کی نوعیت : معاشیات بحیثیت سائنس Nature of Economic Enquiry: Economics as a Science

1.5 بنیادی معاشی مسائل Basic Economics Problems

1.5.1 کون سی اشیا پیدا کی جائیں اور کتنی مقدار میں What Goods are being produced & in what Quantities

1.5.2 کن طریقوں سے اشیا پیدا کی جائیں گی By what method are these goods produced

1.5.3 کن کے لیے اشیا پیدا کی جائیں گی For whom shall Goods be Produced

1.6 معاشیات کی وسعت Scope of Economics

1.6.1 معاشی نظریہ Economic Theory

1.6.2 معاشی حکمت عملی Economic Policy

1.7 قدر بہ مقابل تقسیم Value Vis-A-Vis Allocation

1.8 خلاصہ Summing Up

1.9 نمونہ امتحانی سوالات Model Examination Paper

1.10 سفارش کردہ کتابیں Suggested Books

1.0 اغراض ومقاصد Aims and Objectives

اس اکائی کا مقصد یہ ہیکہ آپ کو معاشیات کے موضوع سے واقف کروایا جائے اور معاشیات کی ماہیت سمجھائی جائے تاکہ اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں

- ☆ معاشیات کی تعریف کرسکیں
- ☆ بنیادی معاشی مسائل کی نشان دہی کرسکیں اور
- ☆ معاشی نظریہ اور معاشی حکمت عملی کے درمیان فرق کو واضح کرسکیں

1.1 تمہید Introduction

کسی مضمون کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کا موضوع بحث کیا ہے؟ اگر ہم موضوع کی تعریف ابتداء ہی سے فنی اصطلاحوں میں بیان کرنا شروع کردیں تو طلباء کے لیے دشواری کا باعث ہوتا ہے اسی لیے موضوع کو پہلے آسان الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ انسانی احتیاجات لامحدود ہیں اور ان کی تکمیل کے وسائل محدود ہیں اسی لیے ہر کوئی جو کچھ چاہے وہ اسے حاصل نہیں ہوتا اسی بنیاد پر معاشی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ یہی معاشیات کا پہلا سبق ہے۔ یعنی اشیا اور خدمات محدود ہیں اور خواہشات لامحدود، لہذا انتخاب ضروری ہوجاتا ہے۔

1.2 معاشیات کا موضوع بحث Subject Matter of Economics

معاشیات انسان کی لامحدود خواہشات کو موجود محدود وسائل سے پورا کرنے کے طریقے سکھاتی ہے۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ انسانی احتیاجات لامحدود اور اس کی تکمیل کے وسائل محدود ہیں۔ اسی لیے ہر کوئی جو کچھ چاہے وہ اسے حاصل نہیں ہوتا۔ اسی بنیادی حقیقت پر معاشی مسئلہ کا وجود ہے۔ دوسرے الفاظ میں انسان کی احتیاجات میں کثرت پائی جاتی ہے۔ اور انہیں پورا کرنے کے ذرائع میں قلت، اس سلسلہ میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ احتیاجات کی محض کثرت اور ذرائع کی قلت کے باعث ہی معاشی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس لیے کہ تمام احتیاجات یکساں اہمیت نہیں رکھتیں اور ان میں فرق ہوتا ہے۔ بعض زیادہ اہم اور بعض کم اہم ہیں اسی طرح محدود ذرائع متبادل استعمال کے قابل ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان اپنی اہم حاجتوں کو زیادہ سے زیادہ پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور محدود ذرائع کے استعمال میں کفایت سے کام لیتا ہے۔ گویا محدود ذرائع کے استعمال میں کفایت برتنے اور احتیاجات کی زیادہ سے زیادہ تشفی و تسکین حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کرتا ہے۔ جسے معاشی طرز عمل کہتے ہیں اور یہی معاشیات کے مطالعہ کا دائرہ عمل اور دائرہ کار ہے۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے انتخاب کی ضرورت پیش آتی ہے۔ معاشیات میں محدود وسائل کے مسئلہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں بعض حاجتوں کو بعض حاجتوں پر فوقیت دی جاتی ہے۔ یعنی حاجتوں کی تشفی کے عمل میں ترجیحی رویہ اختیار کیاجاتا ہے۔

جدید نقطہء نظر سے معاشیات کے موضوع بحث میں نہ صرف یہ کہ کس طرح ایک فرد اپنے محدود وسائل کو استعمال کرکے زیادہ سے زیادہ تسکین حاصل کرتا ہے بلکہ اس کے علاوہ معاشیات میں کسی ملک کی آمدنی، روزگار کی سطح، قومی آمدنی کے اتار چڑھاؤ، عام قیمتوں کی سطح اور ان کے اتار چڑھاؤ اور ان کی وجوہات کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنا شامل ہے۔ معاشیات کا مطالعہ معاشی استحکام کو تقویت دینے میں بھی معاون ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک ہوں کہ ترقی پذیر ممالک، معاشی ترقی و معاشی نشوونما کے مسائل معاشیات کے موضوع بحث میں شامل ہیں۔ معاشی ترقی و معاشی نمو کا نظریہ، آمدنی اور روزگار کا نظریہ، معاشی مطالعہ میں حالیہ اضافہ کہلاتا ہے۔ غرض دن بدن معاشیات کا موضوع بحث وسیع ہوتا جارہا ہے۔ نتیجتاً معاشی تجزیے کے حدود اوراس کی تعریف و تشریح ان حالات میں غیر تشفی بخش ہوکر رہ جاتی ہے۔

معاشیات انسان کی روز مرہ زندگی کے صرف معاشی پہلو ہی کا مطالعہ کرتی ہے یعنی معاشیات انسان کے ایسے طرز عمل سے بحث کرتی ہے جسے وہ اپنی غیر محدود حاجتوں کو نسبتاً محدود ذرائع سے جن کا متبادل استعمال ہوتا ہے پورا کرنے کے لیے اختیار کرتا ہے۔ آسان الفاظ میں ایک شخص اپنے محدود وسائل کو استعمال کرکے اپنی لامحدود خواہشوں کو کس بہتر طریقہ سے پورا کرتا ہے یہی معاشیات کا موضوع ہے۔

سماج کی روز مرہ زندگی کے مشاہدہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ سماج کا ہر فرد کسی نہ کسی کام میں مشغول ہے۔ کھیتوں میں کسان، فیکٹری میں صنعتی مزدور، دفاتر میں کلرک، دواخانہ میں ڈاکٹر، مدارس اور کالجوں میں اساتذہ مصروف ہیں۔ غرض

انسان اپنے آپ کو کسی نہ کسی پیشے سے وابستہ کر کے معاشی جدوجہد میں مصروف ہے۔ ایسی معاشی مشغولیت یا مصروفیت کا اصل مقصد آمدنی حاصل کرنا ہے۔ کیوں کہ اس آمدنی سے انسان مارکیٹ یا بازار سے اشیاء وخدمات خریدتا ہے تاکہ اس کی اور اس کے خاندان کی ضروریات یا احتیاجات کی تکمیل کی جاسکے۔ اشیاء وخدمات انسان کی زندگی بھلائی اور فلاح کے لیے ناگزیر ہیں۔ ان کی خریداری کے لیے انسان کو آمدنی کی یا قوت خرید بہ شکل زر کی ضرورت پڑتی ہے لہذا زر حاصل کرنے کے لیے اس کو معاشی جدوجہد اختیار کرنی پڑتی ہے۔ جس کو ہم Efforts کہتے ہیں۔ اس طرح احتیاجات جدوجہد (کوشش) تشفی (تسکین) کو ہم معاشیات کا موضوع بحث قرار دے سکتے ہیں۔ اس مسئلہ کی وضاحت معاشی جدوجہد کے دائرہ کی شکل میں یوں پیش کی جاسکتی ہے۔

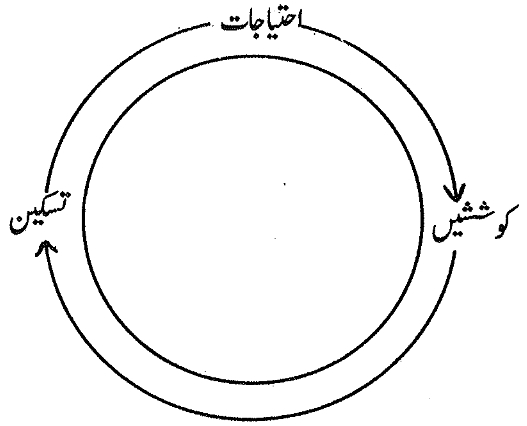

جدید سماج تقسیم عمل پر . بند ہے یعنی پیداوار مارکیٹ کے لیے ہوتی ہے، ایسے سماج میں افراد جو پیدا کرتے ہیں وہ صرف نہیں کرتے اور جو صرف کرتے ہیں وہ پیدا نہیں کرتے اور مال مارکیٹ میں زر کے بدلے بیچ دیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ دوسری چیزیں خریدتا ہے جس کی اسے ضرورت ہے اس طرح فروخت وہ کرتا ہے جو نہیں چاہتا اور خرید وہ لیتا ہے جو چاہتا ہے اس کو مبادلہ Exchange کہتے ہیں مبادلہ کا عمل خواہش، کوشش اور تسکین کے درمیان ایک کڑی ہے۔ سماج چاہے کسی قسم کا ہو ان تمام اقسام کے سماجوں میں مقاصد کو پورا کرنے کے ذرائع کمیاب اور خواہشات لامحدود ہیں نئی کلاسیکی معاشیات جو کمیاب وسائل کی تقسیم اور لامحدود خواہشات کی تکمیل کا مطالعہ کرتی ہے وہ ہر زمانہ کے لیے ہے۔ معاشی مسئلہ کی ایسی تعریف کچھ ایسے سوالات کی طرف رہنمائی کرتی ہے جیسے کیا پیدا کیا جائے؟ کیسے پیدا کیا جائے؟ کس مقدار میں پیدا کیا جائے۔ کس کے لیے پیدا کیا جائے، فی کس آمدنی کی سطح کیا ہو وغیرہ وغیرہ۔

1.3 عوامل پیداوار Factors of Production

صنعتی انقلاب کے بعد مشین کی بنائی ہوئی اشیا وجود میں آئیں۔ اب بڑے پیمانے پر اشیا کارخانوں میں پیدا کی جاتی ہیں اور ان کی پیدائش کے لیے آجر تمام عاملین پیدائش کو یکجا کرتا ہے۔ محنت، زمین، اصل اور تنظیم ان چاروں کو عاملین پیدائش کہتے ہیں۔ کسی بھی قسم کے وسائل جو اشیا و خدمات کی پیدائش میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ عاملین پیدائش کہلاتے ہیں۔ معاشیین ان کو (Inputs) یعنی داخلات بھی کہتے ہیں۔ عاملین پیدائش مادی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ لیکن تنظیم کار کے سوچنے کا عمل مادی نہیں ہوتا۔

زمین: (Land) اس میں نہ صرف سطحی رقبہ بلکہ پانی، معدنیات زمین کی زرخیزی آب و ہوا اور دوسرے قدرتی ذرائع پیدائش بھی شامل ہیں۔ ایسے عاملین کو عام طور پر قدرتی وسائل کہہ سکتے ہیں۔ لگان زمین کے استعمال کا معاوضہ ہے۔

محنت : (Labour) یہ ایک ایسا عامل ہے جس میں بہت سی مختلف خصوصیات شامل ہیں اس میں نہ صرف جسمانی محنت بلکہ علم و ہنراور قابلیت بھی شامل ہے یعنی کام کرنے والے کی قابلیت کسی کام کو انجام دینا اور تجربہ کی بنیاد پر کسی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی قابلیت بھی محنت میں شامل ہے ۔ غیر مادی خدمات جیسے ڈاکٹر کا علاج بھی محنت کہلاتا ہے ۔ محنت کو کام کے معاوضہ میں اجرت ملتی ہے ۔

اصل : (Capital) اصل پیدا کردہ دولت ہے ۔ جس سے مزید دولت پیدا کی جاسکتی ہے ۔ اصل کو انسان قدرتی وسائل کے استعمال سے پیدا کرتا ہے اسی لیے اسے پیدا کردہ عامل پیدائش کہتے ہیں ۔ جس سے دوسری اشیا تیار کی جاتی ہیں ۔ اشیا اصل سے اشیاءِ صَرف پیدا کی جاتی ہیں ۔ اصل کا معاوضہ شرح سود کی شکل میں حاصل ہوتا ہے ۔

تنظیم : (Organisation) جسے ہم آجر یا پیدا کنندہ بھی کہتے ہیں ۔ یہ وہ عامل ہے جو کاروبار کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ تجارتی کام کے ساتھ لگے ہوئے جوکھم کو برداشت کرتا ہے ۔ آجر اور عامل محنت میں اس لیے فرق کیا گیا ہے کہ تنظیم میں ایک خاص قسم کی صلاحیت پائی جاتی ہے جس میں قابلیت کے سات جوکھم برداشت کرنے کی صلاحیت بھی شامل ہے ۔ تنظیم کا معاوضہ منافع کی شکل میں ادا کیا جاتا ہے ۔

اوپر بیان کئے گئے عاملین پیدائش مادی اور غیر مادی اشیا پیدا کرتے ہیں ۔ اشیا اور خدمات بجائے خود مقصود نہیں ہوتے بلکہ صارف کی تسکین کے لیے ناگزیر ہیں اشیا اور خدمات کی پیدوار کے عمل کو معاشئیین "پیدائش" کا نام دیتے ہیں ۔ اس طرح حاجت کی تشفی یا تسکین کے لیے اشیا اور خدمات کے استعمال کو صرف (Consumption) کا نام دیا جاتا ہے ۔

مذکورہ عاملین پیدائش ، دولت کی پیدائش میں مدد دیتے ہیں اور اس کا معاوضہ پاتے ہیں ۔ اشیا کی فروخت کے بعد زمین کو لگان ، محنت کو اجرت ، اصل کو سود اور آجر کو منافع ملتا ہے ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لگان ، اجرت ، سود اور منافع کس طرح متعین ہوتے ہیں ۔ اس سے معاشیات میں بحث کی جاتی ہے ۔ اس عمل کو تقسیم یعنی Distribution کہتے ہیں اس طرح معاشیات کا موضوع بحث صَرف ، پیدائش ، مبادلہ اور تقسیم دولت پر محیط ہے ۔ عاملین کو جو معاوضے حاصل ہوتے ہیں ان کا تعلق عاملین پیدائش کے درمیان تقسیم کرنے یا بانٹنے سے ہوتا ہے ۔ عاملین پیدائش یعنی زمین ، محنت اور اصل کے مالکوں کو معاوضہ لگان ، اجرت اور سود کی شکل میں حاصل ہوتا ہے ۔ اور ان کی پیداوار کی قدر کے برابر ہوتا ہے ۔ ہر شخص اپنے کام کے لحاظ سے اشیا کی قدر کے برابر آمدنی حاصل کرتا ہے ۔کام کی نوعیت چاہے کچھ ہو ۔ اگر عامل محنت یا عامل پیدائش کو سماجی اشیا کی قدر کے برابر معاوضہ مل رہا ہے تو عاملین پیدائش کا استحصال نہیں ہوگا اور سب عاملین پیدائش سماجی طور پر یکساں ہوں گے ۔ لیکن ایسی سوسائٹی یا سماج جہاں حق جائیداد کی اجازت ہے وہاں عدم مساوات کی صورت پیدا ہوگی اور عاملین پیدائش کی اہمیت بھی سماجی طور پر برابر نہیں ہوگی ۔

دوسرا مکتب خیال اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ عدم مساوات کے سماج میں زائد قدر صرف ایک ہی عامل یعنی محنت (Labour) پیدا کرتی ہے ۔ لیکن لگان دار اور سرمایہ دار ہی اس زائد قدر کے حصہ دار ہوتے ہیں اس لیے ہم کو پیدائش کے عمل اور تقسیم کے میکانزم میں فرق کرنا چاہیے اور اس فرق کی بنیاد اس سوال پر ہے کہ اس سماج کی بنیاد جائیداد کے رشتوں پر ہے یا نہیں ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

1- عوامل پیداوار کی شناخت کیجیے ۔ ان کے حاصلات کیا ہیں ؟

2- پیدائش اور صَرف کے کیا معنی ہیں ؟

1.4 علم معاشیات کی معلومات کی نوعیت ۔ معاشیات بحیثیت سائنس

Nature of Economic Inquiry : Economics as a Science

سائنس ایک ایسا معلوماتی نظام ہے جو مشاہدہ اور تجربے کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے اور مختلف واقعات کے درمیان علتی رشتہ کو معلوم کرتا ہے اور یہ مجموعہ ہے نظریات اور قوانین کا جو مختلف مظاہر کے درمیان علتی تعلق کو بیان کرتے ہیں ۔ ان معنوں میں معاشیات بھی ایک سائنس ہے ۔ دوسری سائنس کی طرح معاشیات میں بھی دیئے ہوئے اسباب کے مجموعے سے یقینی نتائج برآمد ہوں گے ۔ معاشیات کے موضوع بحث کا تعلق انسانی طرز عمل سے ہے جہاں تجربہ کی گنجائش نہیں ، کیوں کہ انسان کا طرز عمل مختلف حالات میں مختلف ہوتا ہے اسی لیے انسان کے طرز عمل یا برتاؤ پر تجربہ مشکل ہے ۔ یہ علم سماج میں افراد کے طرز عمل اور برتاؤ سے تعلق رکھتا ہے ۔ اسی لیے اسے ہم سماجی سائنس کہتے ہیں ۔ جس طرح سیاسیات ، سماجیات اور نفسیات وغیرہ دوسرے سماجی سائنسس ہیں اسی طرح معاشیات بھی ایک سماجی سائنس ہے ۔

دوسرے سماجی علوم کی طرح معاشی حکمت عملی بنانے کے لیے سائنسی طریقے استعمال کرکے معاشی حقائق کی بناء پر ، اصول بنائے جاتے ہیں اور انسانی طرز عمل کے بارے میں پیش قیاسی کی جاتی ہے ۔

معاشیات میں سائنس کی طرح مسئلہ اس کی پہچان سے شروع ہوتا ہے ۔ جب مسئلہ اچھی طرح معلوم ہوگیا ہو تو اس پر اثر انداز ہونے والے عناصر کے بارے میں معلومات جمع کی جاتی ہیں ۔ ان معلومات کی بنا پر مفیداور موزوں تجزیئے عمل میں لائے جاتے ہیں ۔ اس طریقہ کی بنیاد پر عام اصول بنائے جاتے ہیں اور ان اصولوں کو استعمال کرکے حکمت عملی بنانے میں مدد لی جاتی ہے ۔ حکمت عملی کا مقصد مسئلہ کے حل میں مضمر ہے تاکہ عوام کے معاشی سدھار میں اضافہ ہو ۔ سماجی سائنس میں سائنسی طریقہ کا اطلاق ذیل کے طریقہ سے کیا جاسکتا ہے ۔

مسئلہ کی شناخت ← اطلاعات جمع کرنا ← تشریح و عام اصول ← حکمت عملی تیار کرنا

معاشیات میں دوسرے سماجی علوم کی طرح حقائق کو فوری جمع نہیں کیا جاسکتا ۔ یہ کام آہستہ آہستہ عمل میں آتا ہے ۔ کیوں کہ معاشیات کا علم انسان کے طرز عمل سے تعلق رکھتا ہے ۔ اور معاشیات میں انسانوں پر تجربہ نہیں کیا جاسکتا ۔ یعنی معاشیات بغیر تجربہ گاہ کی سائنس ہے ۔ اسی وجہ سے معاشی قانون عالم گیر قدر نہیں رکھتے اور مقداری اصولوں پر ان کی قطعی طورپر پیائش نہیں کی جاسکتی ۔ اس لیے مارشل کے مطابق معاشی سائنس جو انسانی طرز عمل سے تعلق رکھتی ہے اس میں صحیح اور قطعی نتیجہ مشکل سے برآمد ہوتا ہے ۔ پھر بھی مسائل ، حقائق و اصول اور حکمت عملی پر ٹھیک طریقہ سے غور کرنا چاہیے ۔ معاشیات کے قانون کا تقابل قانون ثقل کے بجائے قانون تموج سے کیا جاسکتا ہے ۔ معاشیات ایک سماجی سائنس ہے اور انسانوں کے طرز عمل سے متعلق ہے ۔ اسی بنا پر طبعی سائنس کی طرح بالکل صحیح اور قطعی نتائج برآمد نہیں کرتی ۔

معاشیات میں جب سائنسی طریقہ لاگو کیا جاتا ہے تو ہمیں سب سے پہلے مسئلہ کی شناخت کرنی پڑتی ہے ۔ مسائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ۔ کلی معاشیات کے مسائل اور جزوی معاشیات کے مسائل الگ الگ نوعیت کے ہوتے ہیں ۔ کلی نوعیت کے مسائل جیسے بے روزگاری ، افراط زر ، ادائیوں کا توازن ، قومی قرض وغیرہ وغیرہ جو پوری معیشت کو متاثر کرتے ہیں ۔ جزوی مسائل جیسے اشیا کی قیمتیں افراد اور فرم کا توازن وغیرہ وغیرہ ۔ معاشیین اب اس بات کو طے کرلینے کے بعد کہ مسئلہ کلی نوعیت کا ہے یا جزوی نوعیت کا ، مسئلے کو گہرائی سے شناخت کرکے اس کے بارے میں حقائق جمع کریں گے ۔ مثلاً انڈول

کی قیمتوں میں تیزی سے کمی اور زیادتی صارفوں کے لیے اپنی غذا کے منصوبے میں دشواری پیدا کرتی ہے صرف بازار کی قیمت اور فروخت کی مقدار پر غور کرکے ہم یہ نہیں سمجھاسکتے کہ قیمتوں کا رجحان کیا ہے ۔ کیوں کہ چوزوں کی قیمت ، جوزوں کی غذا ، حمل و نقل کے اخراجات ، انڈوں کے گودام ، کوالٹی کنٹرول ، ٹوٹ پھوٹ اور دوسرے مختلف عوامل جو اس مسئلہ کے ساتھ جڑے ہیں اس پر تحقیقاتی مواد جمع کرنا ضروری ہے ۔ معاشی نظام کے کام کرنے اور اس کی ساخت کو سمجھنے کے لیے قابلیت اور لیاقت درکار ہوتی ہے ۔ جب مسئلہ کی شناخت ہوچکی اور حقائق جمع کیے جاچکے تب معاشی طرز عمل کے بارے میں ایک عام تصور بنایا جاسکتا ہے ۔ یہ تصور اصول ، نظریہ ، قانون یعنی نمونہ کہلاتا ہے ۔ جس کو ہم پیش قیاسی کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ مثلاً بارش کے زمانے میں چھتریاں زیادہ فروخت ہوتی ہیں اس وقت ایک عام اصول مرتب کیا جاسکتا ہے ۔ بارش کے زمانے میں صرف ایک ہی دکان میں چھتریاں فروخت ہورہی ہوں تو اس دکان کا کاروبار بڑھ جائے گا ۔ اسی طرح کسی گاؤں میں ایک ہی شخص زمین کامالک ہو اور زرعی مزدور زیادہ ہوں تو اجرتیں کم ہی ہوں گی ۔ غرض معاشی اصول اور عام معاشی تصورات بہت بڑی عملی قدر رکھتے ہیں جن کی مدد سے معاشی فیصلوں کے اثرات اور ان کی پیش قیاسی ممکن ہے ۔ لیکن معاشی حکمت عملی بنانے کا کام آسان نہیں ۔ معاشی حکمت عملی کی بنیاد اصول اور عام تصورات پر ہوتی ہے ۔ کبھی کبھی معلومات نامکمل اور غیر صحیح ہوسکتے ہیں ۔ حکمت عملی ایسے وقت صحیح نتائج برآمد نہیں کرسکتی یعنی معاشی نشوونما پر خراب موسمی حالات ، جنگ یا وسائل پیدائش کے درمیان صحیح ربط کی کمی کے باعث یا پھر آمدنی کی نامناسب تقسیم کی وجہ سے بھی حکمت عملی کو ملتوی کیا جاسکتا ہے ۔ لیکن ان مشکل حالات سے ہم حکمت عملی کے عمل کو روک نہیں سکتے ۔ اس میں تسلسل ضروری ہے ۔

معاشیات ایک سائنس ہے اور سماجی سائنس ہے ۔ یہ ابھی ترقی کے مراحل میں ہے ۔ پھر بھی معاشیات کی سائنس کو دوسرے سماجی علوم پر نظریاتی تشریحات کے سلسلہ میں فوقیت حاصل ہے ۔ اسی حقیقت کی بناء پر یا اس علم کی اہمیت کے پیش نظر مسلمہ معاشی ماہرین کو نوبل پرائز بھی عطا کیا جاتا ہے ۔ (جیسے ہندوستانی ماہر معاشیات امریتہ سین کو ۱۹۹۹ء میں نوبل پرائز دیا گیا)

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

-3 معاشیات کی بحیثیت سائنس شناخت کیجیے ؟

1.5 بنیادی معاشی مسائل Basic Economic problems

معاشی نظام چاہے کسی نوعیت کا ہو اسے تین بنیادی معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ ان بنیادی معاشی مسائل کو معاشیات کے مرکزی مسائل کہتے ہیں ۔ سرمایہ دارانہ نظام معیشت ہو یا اشتراکی نظام معیشت یا مخلوط نظام معیشت ، یہ مسائل عام ہیں ۔ معاشیین اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ کس طرح ان مسائل کے بارے میں مختلف قسم کے سماج کیسے فیصلے اختیار کرتے ہیں

1.5.1 کونسی اشیاء پیدا کی جائیں اور کتنی مقدار میں What goods are being produced & in what Quantities

انسانی خواہشات کے مقابلے میں وسائل کی کمی کی وجہ سے ایسے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ کس طرح محدود وسائل کی تقسیم مختلف متبادل استعمال کے لیے کی جائے ۔ اس کے علاوہ ہر نظام معیشت کو یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ وسائل کو کس طرح اشیائے صرف اور اشیائے اصل کی پیدائش کے لیے تقسیم کیا جائے ۔ اشیائے صرف اور اشیائے اصل کے درمیان انتخاب کا مطلب حال اور مستقبل کے درمیان انتخاب سے ہوتا ہے ۔ اگر کوئی سماج حال میں اشیائے اصل زیادہ پیدا کرنے کا فیصلہ کرے تو اشیاء صرف کی پیدائش میں کمی کردی جاتی ہے ۔ جس کے نتیجہ میں مستقبل میں یہی انتخاب معیشت

میں زیادہ اشیائے صرف پیدا کرنے کے لیے مددگار ہوتا ہے۔

1.5.2 کن طریقوں سے اشیا پیدا کی جائیں ؟ By what methods are these goods produced

اس سلسلہ میں عمل پیدائش کی تکنیک کا انتخاب مسئلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک مرتبہ جب سماج یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی اشیا اور خدمات پیدا کی جائیں تب یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ منتخب اشیا کو کس طرح پیدا کیا جائے۔ اشیا کی پیدائش متبادل طریقوں سے کی جاتی ہے۔ معاشی نظام کو اس میں سے کسی ایک کو منتخب کرنا پڑتا ہے۔ عام طور پر ہم پیدائشی تکنیک کو دو زمروں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

1- محنت عمیق (اصل کم محنت زیادہ) Labour Intensive Technic

2- اصل عمیق (اصل زیادہ محنت کم) Capital Intensive Technic

محنت عمیق پر مبنی طریقہ پیدائش یا اصل عمیق پر مبنی طریقہ پیدائش میں سے ایک طریقہ کا انتخاب عاملین کی رسد اور ان کے معاوضے اور معاشی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر کیا جاتاہے۔

1.5.3 کس کے لیے اشیا پیدا کی جائیں ؟ For whom shall goods be produced

کس کے لیے پیدا کیا جائے کا مطلب یہ ہے کہ کس طرح قومی پیداوار کو سماج کے مختلف لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔ معاشیین نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ کن عناصر کو لے کر قومی پیداوار کی تقسیم عاملین پیدائش کے درمیان عمل میں لائی گئی ہے ؟ عظیم کلاسیکی معاشی ماہر آدم اسمتھ (Adam Smith) اور ریکارڈو (Ricardo) نے نظریہء تقسیم کے بیان میں ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ قومی پیداوار کی تقسیم معاشی نظام کے مقاصد ہی پر منحصر ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا تین بنیادی مسائل ہر قسم کے معاشی نظام کے لیے بنیادی طور پر عام اور مشترک ہیں۔ لیکن مختلف معاشی نظام ان مسائل کو مختلف طریقوں سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً سرمایہ دارانہ نظام معیشت ہر چیز کو بازار کے حالات کے لحاظ سے فیصلہ کرنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے اور ایسے سماج میں معیشت کو مارکٹ میکانزم کا نام دیا جاتا ہے۔

اس کے برخلاف اشتراکی نظام معیشت میں جہاں ہر چیز حکومت کی نگرانی میں ہوتی ہے۔ اس کو حکومت کے زیر نگرانی معیشت کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود اس معیشت میں بھی معاشی مسئلہ برقرار رہتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام معیشت کو کساد بازاری اور تجارتی اتار چڑھاؤ جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

4- سماج کے بنیادی معاشی مسائل کی شناخت کیجیے۔

1.6 معاشیات کی وسعت Scope of Economics

وسعت سے مراد دائرہء عمل ، دائرہء کار اور دائرہء مطالعہ سے ہے۔ علم معاشیات علی الترتیب دو قسم کے تجربوں کا مجموعہ ہے (1) معاشی نظریہ اور (2) معاشی حکمت عملی

REGIONAL MEDIA CENTRE • MANUU Hyderabad

1.6.1 معاشی نظریہ Economic Theory

معاشی نظریہ اصولوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو اہم معاشی متغیرات کے درمیان رشتے کی تشریح کے لیے مفید ہے۔ نظریہ کا وہ حصہ جو صَرف، پیدائش، تقسیم اور مبادلہ کے بارے میں خاص طور سے انفرادی اکائی (صارف اور فرمس وغیرہ) کا مطالعہ کرتا ہے اس کو جزوی معاشی نظریہ کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ پوری معیشت کے برتاؤ کا جو صَرف کے بارے میں یا سرمایہ کاری اور بچت کے بارے میں ہے مطالعہ ضروری ہے جو کُلی نظریہ کہلاتا ہے۔ کھلی معیشت میں یہ نظریہ بین الاقوامی تجارت میں بہت ہی خاص رول ادا کرتا ہے۔ اور اس بات کا بھی مطالعہ کیاجاتا ہے کہ کن ممکنہ طریقوں سے زائد معاشی پیداوار کو بیرونی سیکٹر سے حاصل کر کے گھریلو معیشت کو بڑھاوا دیا جائے۔

روایتی معاشی نظریہ راست یا بالواسطہ طور پر انفرادی اکائیوں اور بنیادی معاشی کاروبار جیسے صَرف، پیدائش، مبادلہ اور تقسیم سے سروکار رکھتا ہے تو جدید معاشی نظریات معاشی کاروبار کو وسیع اور کُلی عالمی پس منظر میں دیکھتے ہیں اور ان قوتوں کا تجزیہ کرتے ہیں جو بنیادی معاشی کاروبار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یعنی اس بات کی تشریح کرتے ہیں کہ یہ پیچیدہ عناصر مختلف معیشتوں پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ لہٰذا معاشی نظریہ، سیاسیات اور علم سماجیات کے رول کو نظر انداز نہیں کرسکتا اس طرح معاشیات کے مطالعہ کا زاویہ نگاہ بین مضامین اور بین الاقوامی ہوجاتا ہے۔

1.6.2 معاشی حکمت عملی Economic Policy

معاشی نظریہ کا دوسرا اہم پہلو معاشی حکمت عملی پر مبنی ہے۔ اگر معاشی نظریات مثبت حکمت عملی کی سفارش نہیں کرتے تو وہ بالکل بے کار ذہنی مشق بن کر رہ جاتے ہیں۔ معاشیات کی وسعت نہ صرف ذہنی تجسس کی تسکین کرتی ہے بلکہ نظریہ کے ذریعہ معاشی حکمت عملی بھی ترتیب دیتی ہے۔ اسی لیے تمام معاشیین اور معاشی مکتب خیال ، معاشی حکمت عملی کے نظریوں کو پیش کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ معاشی حکمت عملی کے نظریہ کی وضاحت کے سلسلے میں مارکیٹ میکانزم، معاشی تنظیم اور معاشی نظام کی ساخت کا مطالعہ ضروری ہے۔ اسی لیے معاشی حکمت عملی کا نظریہ معاشیات کے دائرہ بحث میں شامل ہے۔ اس سلسلے میں مختلف ماہرین معاشیات مختلف آراء پیش کرتے ہیں۔ فلپ کلین (Philip Klein) معاشی حکمت عملی اور وسائل پیداوار کے درمیان تقسیم کے قائل نہیں کیوں کہ اس کے نتیجہ میں توجہ نظریہ قدر سے ہٹ کر وسائل کی تقسیم پر ہوجاتی ہے۔ فرانک نائٹ (Frank Knight) کے مطابق معاشی حکمت عملی کا مرکزی مسئلہ مختلف معاشی اکائیوں کے درمیان قوت کی تقسیم سے ہے۔ شمپیٹر (Schumpeter) کے خیال میں معاشی حکمت عملی سیاست ہے۔ جس میں حکومت ایک موثر عامل کی حیثیت رکھتی ہے۔

معاشی ترقی کے لیے معاشی حکمت عملی کے مباحث ناگزیر ہیں۔ جس کا اثر ترقی اور نمو پر پڑتا ہے۔ مختلف معاشی مکتب خیال مختلف طریقوں کی معاشی حکمت عملی بھی پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کلاسیکی مکتب، معاشی نظریات وضع کرنے کے علاوہ ایک جامع معاشی حکمت عملی کا نظریہ بھی پیش کرتا ہے۔ معاشیات کے دائرہ بحث میں کلاسیکی معاشیین نے نہ صرف نظریہ قدر اور نمو کو بلکہ سرمایہ دارانہ نظام کو بھی نظریہ کے طور پر شامل کیا ہے۔ کلاسیکی نظریہ معاشی حکمت عملی کے ساتھ مارکیٹ میکانزم کے کردار اور حکومت کے سماجی کنٹرول کو طاقت کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ مارکسزم کی حکمت عملی کے نظریہ کو معاشی نظریہ کی طرح مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ مارکس کی معاشی حکمت عملی کا نظریہ سرمایہ دارانہ نظام کی ترقی اور اس کی تنظیم کا احاطہ کرتا ہے۔ اس لیے معاشیات کے دائرہ بحث میں معاشی نظریہ کے ساتھ معاشی حکمت عملی بھی شامل ہے۔ اس طرح اب معاشیات کا مطالعہ زیادہ بامعنی ہوجاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

5۔ معاشیات کی بحیثیت سائنس شناخت کیجیے۔

1.7 قدر بہ مقابل تقسیم Value Vis-A-Vis Allocation

معاشیات کا بنیادی مقصد پیدائش دولت اور تقسیم دولت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں قدر کا مسئلہ شامل ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ معیشت میں جو اشیا اور خدمات پیدا کی جاتی ہیں ان کی قدر کا تعین کس طرح کیا جائے اور متبادل مقاصد کے درمیان وسائل کی تقسیم کس طرح ہو بلکہ معاشیات کے ارتقاء پر نظر ڈالنے سے ہم کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ کس طرح قدر کے نظریہ کی بجائے تقسیم دولت کے نظریہ پر زور دیا گیا ہے۔ ماضی بعید کے مکتب خیال کے معاشی ماہرین نے جنہیں ہم Merchantilists اور Physiocrats کا نام دیتے ہیں قدر کے مسئلہ پر زیادہ بحث کی ہے۔ ان میں سے بعض نے قدر کے اساسی نظریہ پر زور دیا تو بعض نے قدر کے معروضی نظریہ کو اہمیت دی۔ اس سلسلہ میں افادہ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل تھی کیوں کہ ان کے خیال میں شئے میں پایا جانے والا افادہ قدر کو متعین کرتا ہے۔ Quensey ایک ایسا ماہر معاشیات تھا جو محنت کی قدر کے نظریہ پر زیادہ زور دیتا ہے۔ آدم اسمتھ نے بھی قدر کے دو نظریے تجویز کیے ہیں (1) محنت کا نظریہ (2) لاگت پیدائش کا نظریہ۔

اس مکتب فکر کے معاشیین کے لیے قدر مبادلے کی بنیاد یہ ہے کہ اس شئے کی پیدائش کے لیے محنت کی کتنی مقدار استعمال کی گئی ہے وہ اس خیال کے بھی حامی ہیں کہ کسی شئے کی قدر اس کی لاگت پیدائش کے برابر ہوتی ہے۔

آدم اسمتھ اس خیال کو صحیح طریقے سے بیان کرنے میں ناکام ہیں۔ ریکارڈو کے مطابق شئے کی قدر مبادلہ، دو اجزا پر منحصر ہے۔ کمیابی اور محنت کی مقدار جو اس چیز کو پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ اس طرح انہوں نے خالص محنت کی لاگت کے نظریہ کو ترقی دی ہے۔ کارل مارکس نے بھی محنت کے نظریہ قدر کو پیش کیا۔ یعنی شئے کی قدر مبادلہ میں شئے کی پیدائش کے لیے مزدور کا کتنا وقت درکار ہے؟

آسٹرین اسکول نے قدر کے نظریہ کے فاعلی حصہ پر زور دیا ہے اور اس طرح کارل مینگی (Karl Mangee) نے اصول افادہ کو اہمیت دی۔ نئے کلاسیکی اسکول کی آمد کے بعد ہی الفریڈ مارشل نے یہ بات واضح کردی کہ قدر دو قوتوں یعنی رسد اور طلب کے ایک ساتھ ملے جلے رد عمل پر انحصار کرتی ہے۔ اس کے بعد یہ خیال معاشیات کا بنیادی اصول بنا رہا اور آج بھی رائج ہے۔

کلاسیکی اور نیو کلاسیکی معاشیین نے قدر کو معاشی نظام کی بنیاد قرار دیا تھا لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ جب یہ محسوس کیا گیا کہ وسائل کی جملہ مقدار میں مزید اضافہ ممکن نہیں تو اب نظریہ قدر کے مقابلے میں نظریہ تقسیم دولت کی اہمیت بڑھ گئی تب ہی سے تقسیم دولت معاشیات کا اہم موضوع بحث بن گیا ہے (Jevons) کے مطابق معاشیات کا مسئلہ یہ ہے کہ وسائل کی تقسیم مسابقتی استعمالات کے درمیان خواہشات کی موثر طریقہ پر تسکین سے ہو۔ اسی طرح وسائل کی قلت کے مسئلہ کو (Menger) اور (Walrus) نے بھی پیش کیا لیکن لیونل رابنس وسائل پیدائش کی قلت یا تصور کو بہترین طریقہ سے پیش کرنے میں کامیاب رہا۔ اور وہ اس نظریہ کی بہترین شرح بھی کرسکا۔ رابنس سے پہلے معاشیین نے بھی تقسیم دولت کے مسئلہ کو سمجھا ضرور تھا لیکن اس کو بنیادی اہمیت نہیں دی تھی۔ کون سی اشیا پیدا کی جائیں اور کتنی مقدار میں کچھ ایسے سوالات ہیں جو متبادل استعمالات کے درمیان وسائل کی تقسیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک آزاد سرمایہ دارانہ معیشت وسائل کی تقسیم کے سلسلہ میں رسد اور طلب کی قوتوں پر انحصار کرتی ہے۔ وسائل کی تقسیم کا انداز ایسا ہونا چاہیے کہ دیگر صورت میں

B. NO. 006

وسائل کی تقسیم سے فائدے میں اضافہ ناممکن ہو جائے۔ جسے ہم Optimum Utilization کا نام دیتے ہیں۔ مذکورہ بیان کے مطابق پیدائش اور تقسیم ایسی کارکرد ہونی چاہیے۔ یعنی اس کا ایسا بہترین استعمال عمل میں لایا جائے کہ کسی بھی قسم کی دوبارہ تقسیم کے ذریعہ حاصلہ مقدار پیداوار میں پہلے کے مقابلے میں اضافہ ناممکن ہو جائے۔

اس طرح قدر کی اہمیت کی بجائے تقسیم پر زور دیا گیا ہے۔ یہ خیال اس مفروضہ پر مبنی ہے کہ یہ دونوں مختلف اور الگ الگ عمل ہیں۔ یہ ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ تقسیم خاص طور پر قدر پر انحصار کرتی ہے اور اسی طرح قدر بھی تقسیم پر منحصر ہے۔ تقسیم کی بنیاد پر سماج میں مختلف اشیا کی پیداوار متعین ہوتی ہے اور اس بنا پر ان کی قدر بھی متعین ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر وسائل کا بہت زیادہ حصہ اشیا "X" کی پیدائش کے لیے استعمال کیا گیا ہے تو ایسا عمل نہ صرف اشیا "X" کی مقدار پیداوار میں اضافہ عمل میں لائے گا بلکہ اشیا "Y" کی مقدار پیداوار میں کمی کا بھی سبب بنے گا۔ اسی طرح "Y" کی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے اور "X" کی قیمت میں کمی آئے گی۔ جب اہمیت نظریہ قدر سے ہٹ کر وسائل پیدائش کی تقسیم پر ہوگئی تو معیشت میں پیدائش کے امکانات کی ترقی کے ذرائع کو نظر انداز کردیا گیا۔ وسائل کی کمی کا خیال انتخاب کے مسئلہ پر تحدید عائد کرتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ سماج کس طرح اور کن طریقوں سے وسائل کی قلت اور کمیابی کے مسئلہ سے نمٹتا ہے۔ آدم اسمتھ نے معیشت کی نمو میں بھی دلچسپی لی لیکن بعد کے معاشیین نے اس کو نظر انداز کیا تو تقسیم کے امور کو سبقت حاصل ہوگئی۔ اور یہ معاشیات کا موضوع بحث بن گئے۔ دور جدید میں معاشی ترقی اور معاشی نمو کو اہمیت دی جارہی ہے اور اس بات کی طرف بھرپور توجہ دی جارہی ہے کہ کس طرح ٹکنالوجی کی ترقی کے ذریعہ وسائل کی کمیابی کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کی تکمیل کی جائے۔ سوشلسٹ طرز کی معیشتوں نے یہ ثابت کردیا کہ انسانی رشتوں کے نئے طرز اور معاشی تنظیم میں تبدیلی سے کس طرح قلت یا کمیابی کے مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن آج بھی محسوس کیا جاسکتا ہے کہ قدر ایک اہم معاشی مسئلہ ہے۔ ہر قسم کا سماج جس میں سوشلسٹ سماج بھی شامل ہے۔ ظلّی قیمتوں (Shadow Price) اور دوسری قسم کی قیمتوں کے اندازوں سے دوچار ہے۔

1.8 خلاصہ Summing Up

یہ اکائی معاشیات کے موضوع بحث کے بنیادی اصول کے بارے میں ہے اگر وسائل کمیاب ہوں اور محدود ہوں تو خواہشات کی تسکین کے لیے انتخاب کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ معاشیات کمیابی کے مسئلے سے نمٹتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ انتخاب کس طرح کیا جائے معاشیات انسان کی زندگی کے معاشی پہلو اور کام کا مطالعہ کرتی ہے۔

۔ عوامل پیداوار، زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم اشیا و خدمات کے پیدائشی عمل میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

معاشیات ایک سائنس ہے۔ یہ اصولوں، عام تصورات، نظریات اور معاشی قوانین کا ایک مجموعہ ہے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ انسانی طرز عمل سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ اس لیے اس کو سماجی سائنس کہتے ہیں۔ معاشیات کا موضوع بحث بنیادی مسائل جیسے کیا پیدا کیا جائے؟ کس طرح پیدا کیا جائے؟ کس کے لیے پیدا کیا جائے؟ سے تعلق رکھتا ہے۔ معاشیات میں معاشی نظریہ اور معاشی حکمت عملی دونوں شامل ہیں۔

1.9 نمونہ امتحانی سوالات Model Examination Paper

I- مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب تیس (30) سطروں میں لکھیے۔

1- معیشت کے بنیادی مسائل کیا ہیں؟

B. NO.

2- معاشی نظریے کا مقصد کیا ہے ؟ اور کس طرح معاشی حکمت عملی کے لیے مفید ہے ؟

3- معاشیات کی ماہیت اور اس کی وسعت کیا ہے ؟ سمجھایئے ۔

II- مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب پندرہ (15) سطروں میں لکھیے ۔

1- قدر کا کیا مطلب ہے

2- قدر اور تقسیم کا فرق کیا ہے ؟

3- عاملین پیدائش کیا ہیں ؟ اور ان کے معاوضے (کیا) کہلاتے ہیں ؟

1.1 سفارش کردہ کتابیں Suggested Books

1. Stonier and Hague : A Text Book of Economic Theory
2. H.S. Agarwal : Micro Economics

فرہنگ : معاشئین : Economists: علم معاشیات کے ماہرین

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY * MANUU * HYDERABAD
Acc. No. BA-001
Date 03.08.2015

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-32
IMC LIBRARY

اکائی 2- معاشیات : تعریف اور بنیادی تصورات

Economics: Definition and Basic Concepts

عنوانات. Contents

2.0 اغراض ومقاصد

2.1 معاشیات کی تعریف Definitions of Economics

2.1.1 آدم اسمتھ کی تعریف Adam Smith's Definition

2.1.2 الفریڈ مارشل کی تعریف Alfred Marshall's Definition

2.1.3 لیونل رابنس کی تعریف Lionel Robbin's Definition

2.1.4 سیمویل سن کی تعریف Samuelson's Definition

2.2 احتیاجات Wants

2.2.1 احتیاجات کی خصوصیات Characteristics of Wants

2.2.2 احتیاجات کی درجہ بندی Classification of Wants

2..3 معاشیات کے بنیادی تصورات Basic Concepts in Economics

2.3.1 افادہ Utility

2.3.2 قدر Value

2.3.3 قیمت Price

2.3.4 دولت Wealth

2.3.5 دولت اور فلاح Wealth and Welfare

2.4 معاشیات کا دوسرے سماجی سائنس سے رشتہ Relationship with other Social Sciences

2.4.1 معاشیات اور سیاسیات Economics and Political Science

2.4.2 معاشیات اور تاریخ Economics and History

2.4.3 معاشیات اور اخلاقیات Economics and Ethics

2.5 خلاصہ Summing Up

2.6 نمونہ امتحانی سوالات Model Examination Paper

2.7 سفارش کردہ کتابیں Suggested Books

2.0 اغراض ومقاصد Aims and Objectives

اس اکائی کا مقصد معاشیات کے معنی سمجھانا۔ معاشیات میں استعمال ہونے والے تصورات کا تعارف کرانا اور معاشیات اور دوسرے سماجی سائنس کے فرق کو بیان کرنا ہے۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ معاشیات کی تعریف کرسکیں

☆ معاشیات میں بنیادی تصورات کے مفہوم کو سمجھیں اور

☆ معاشیات کا مقابلہ دوسرے سماجی سائنس سے کرسکیں۔

2.1 معاشیات کی تعریف Definition of Economics

مختلف ماہرین معاشیات نے معاشیات کی کئی تعریفیں کی ہیں۔ ذیل میں بعض ممتاز ماہرین معاشیات کی تعریفیں درج کی جاتی ہیں۔ تاکہ آپ کو وسیع اور تقابلی معلومات فراہم ہوسکیں۔

2.1.1 آدم اسمتھ کی تعریف Adam Smith's Definition

بابائے معاشیات آدم اسمتھ اسنادی معاشیین میں سب سے پہلے ماہر معاشیات ہیں جنھوں نے 1776ء میں ایک کتاب شائع کی جس کا نام "An Inquiry into the Nature and Causes of Wealth of Nations" ہے جس میں انھوں نے معاشیات کو دولت پیدا کرنے کا علم کہا ہے۔ اس طرح معاشیات دولت کی سائنس کہلائی۔ یہ سائنس قوموں کی دولت اور اس کے حصول کے طریقوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے۔ اس خیال کے حامی دوسرے ماہرین میں جے بی سے (J.B.Say) اور جے ایس مل (J.S. Mill) قابل ذکر ہیں۔ آدم اسمتھ معاشیات کو دولت پیدا کرنے کا علم سمجھتا تھا۔ معاشیات کی ایسی تعریف صرف دولت ہی پر زور دیتی ہے۔ ایسی تعریف کے نتیجے میں دولت کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی اور انسان کو ضمنی۔ حالانکہ دولت انسان کے لئے پیدا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس نظریے پر سخت اعتراضات کیئے گئے۔ یعنی یہ علم خودغرضی سکھاتا ہے۔ کارلائل اور رسکن جیسے ماہرین معاشیات نے ایسی تعریف کی بناء پر اس سائنس کو دولت کے دیوتا کی پوجا سے تعبیر کیا۔ اسی بنا پر اس سائنس کو تاریک سائنس بھی کہا گیا۔ دولت حاصل کرنے کا مقصد دراصل یہ ہے کہ اس کے ذریعہ انسان کی ضروریات کی تشفی ہوسکے۔ انسانی فلاح و بہبود جو دولت کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے وہ اہم ہے نہ کہ صرف دولت۔ انسانی خوشی و بہبودی حاصل کرنے کے لئے دولت ہی سب کچھ نہیں بلکہ انسان کی شخصیت اور ایسی کوششیں جن سے اسکی خوش حالی کا تعلق ہے ضروری ہوتی ہیں۔ اس طرح معاشیات کا موضوع بحث دولت کی بجائے انسانی کوششوں سے مربوط ہوجاتا ہے۔ یوں معاشی مباحث میں انسان کی حیثیت مرکزی ہوجائے گی اور دولت کی اہمیت ضمنی۔ لیکن آدم اسمتھ کی تعریف ایسی حقیقتوں سے عاری ہے اسی لئے ماہرین معاشیات نے علم معاشیات کو Disimal Science یعنی منفی سائنس سے تعبیر کیا ہے۔ اس لحاظ سے آدم اسمتھ کی معاشیات کی تعریف جو دولت کے نظریے پر مبنی ہے محدود حیثیت کی حامل ہوگئی ہے۔ یہ نظریہ غیر سائنٹفک انداز فکر پر مبنی ہے اور معاشیات کی وسعت اور دائرہ کار کو محدود کردیتا ہے۔

2.1.2 الفریڈ مارشل کی تعریف Alfred Marshall's Definition

نواسنادی ماہر معاشیات الفریڈ مارشل نے معاشیات کی تعریف کے سلسلہ میں فلاحی نظریہ کو زیادہ اہمیت دی ہے ۔ مارشل نے اپنی کتاب پرنسپلس آف اکنامکس میں معاشیات کی تعریف یوں بیان کی ہے ۔

" معاشیات انسان کی کاروباری زندگی کا مطالعہ کرتی ہے یہ علم انسان کے ایسے انفرادی اور اجتماعی کام کی تشریح کرتا ہے جسکا خوشحالی کے مادی وسائل کے حصول اور استعمال سے گہرا تعلق ہے "۔ اس لحاظ سے معاشیات افراد کی آمدنی کے حصول اور انکے خرچ کے طریقوں سے بحث کرتی ہے۔ اس طرح ایک طرف تو یہ دولت کی ضرورت اور اسکی اہمیت کی وضاحت کرتی ہے تو دوسری طرف اس سے زیادہ اہم موضوع یعنی انسان کے طرز عمل کا مطالعہ کرتی ہے ۔ جو دولت سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے ۔ ایسا عمل انسان کی خوشحالی کے مادی وسائل اور اسکے حصول و استعمالات سے گہرا تعلق رکھتا ہے ۔مارشل کے مطابق انسان کی خوشحالی کا دارومدار صرف مادی اشیاء پر ہی مبنی ہے کہ وہ کس طرح آمدنی حاصل کرتا ہے اور اس آمدنی کو کس طرح خرچ کرتا ہے۔انسان کی زندگی کے مختلف رخ ہوتے ہیں اور علم معاشیات انسان کی صرف کاروباری زندگی کا مطالعہ کرتا ہے جسے ہم خالص معاشی پہلو کہتے ہیں۔

مارشل کی معاشیات کی تعریف پر سب سے بڑا اعتراض یہ ہوتا ہے کہ انسان کی خوشحالی کا دارومدار مادی اشیاء کے علاوہ غیرمادی اشیاء پر بھی ہوتا ہے۔ مارشل کی تعریف کے مطابق معاشیات انسانی فلاح کا مطالعہ کرتی ہے یعنی انسانی فلاح کا مکمل نہیں بلکہ ایک جز وکا مطالعہ کرتی ہے یعنی معاشی یا مادی بھلائی۔ لیکن اس نظریہ پر تنقید کرنے والے ماہرین کا یہ خیال ہے کہ انسان کی خوشحالی کا دارومدار مادی اشیاء کے علاوہ غیرمادی اشیاء پر بھی ہوتا ہے لہذا یہ تعریف غیر مکمل اور ناقص ہے۔ اس کے علاوہ خوشحالی کی پیمائش کا کوئی پیمانہ نہیں ہے اور مارشل کی معاشیات کی فلاحی تعریف انسان کی غیرمادی خوشحالی کو شامل نہیں کرتی۔اس لحاظ سے انسان کی بھلائی کو مادی اور غیرمادی بھلائی میں تقسیم کیاگیا ہے مگر ایسا کرنا ممکن نہیں کیونکہ ان دونوں کو علحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ایسے ہی اعتراض کی بناء پر ایک تیسری قسم کی تعریف بیان کی جاتی ہے جو زیادہ جامع اور مکمل سمجھی جاتی ہے جسے ہم "احتیاجات کی بہتات اور وسائل کی قلت کا نظریہ کہتے ہیں"۔

2.1.3 لیونل رابنس کی تعریف Lionel Robbin's Definition

1932ء میں رابنس نے اپنا مشہور مقالہ پیش کیا ۔ جس کا عنوان "An Essay on the Nature and Significance of the Science تھا جس میں رابنس نے اپنے پیش رو ماہرین معاشیات کی تعریفوں کو رد کردیا اور اپنی الگ تعریف پیش کی اور علم معاشیات کو نئی وسعت اور ایک سائنس کا درجہ عطا کیا ۔ رابنس کی معاشیات کی تعریف کمیاب ذرائع کے متبادل استعمالات کے درمیان پائے جانے والے رشتے کا مطالعہ کرتی ہے ۔ جس کے تحت انسان اپنی احتیاجات اور مقاصد کی تکمیل عمل میں لاتا ہے ۔ یہ تعریف تین اہم نکات پر مشتمل ہے ۔ (۱) مقاصد (۲) محدود وسائل اور (۳) متبادل استعمالات ۔

معاشیات انسان کے ایسے طرز عمل سے بحث کرتی ہے جسے وہ اپنی غیر محدود حاجتوں کو نسبتاً محدود ذرائع سے جن کا متبادل استعمال ہوتا ہے پورا کرنے کے لیے اختیار کرتا ہے ۔ انسانی ضروریات اور خواہشات لامحدود ہوتی ہیں ۔ اور ان کو پورا کرنے کے ذرائع محدود ہوتے ہیں ۔ دوسرے الفاظ میں ایک طرف انسان کی احتیاجات میں کثرت پائی جاتی ہے تو دوسری طرف ان کو پورا کرنے کے ذرائع میں قلت ۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ احتیاجات کی محض کثرت اور ذرائع کی قلت کی باعث معاشی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ تمام احتیاجات کے یکساں اہمیت کے حامل نہ ہونے کے باعث بھی یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے ۔ یعنی ان میں فرق ہوتا ہے کیوں کہ بعض زیادہ اہم اور بعض کم اہم ہوتی ہیں ۔ اس کے علاوہ محدود ذرائع متبادل استعمال کے بھی قابل

ہوتے ہیں ۔ جس کی وجہ سے انسان اپنی اہم حاجتوں کو زیادہ سے زیادہ پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور محدود ذرائع کے استعمال میں کفایت سے کام لیتا ہے ۔ گویا محدود ذرائع کے استعمال میں کفایت اور احتیاجات کی زیادہ سے زیادہ تشفی حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کرتا ہے ۔ جسے معاشی طرز عمل کہتے ہیں ۔ اسی لیے معاشیات کی سائنس کو انتخاب کی سائنس سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ یعنی (Science of Choice) ۔ اس کے علاوہ رابنس کی معاشیات کی اس تعریف میں مقاصد یعنی (Ends) کی تکمیل کے سلسلہ میں غیر جانبدار رویہ اختیار کیا جاتا ہے ۔ معاشیات کی ایسی تعریف پر اعتراضات کیے گئے ہیں ۔ ماہرین معاشیات کے خیال میں معاشیات کی سائنس کو مقاصد کے تعین کے سلسلہ میں غیر جانبدار نہیں رہنا چاہیے ۔ کیوں کہ ایسا رویہ معاشیات کی وسعت اور دائرہء کار پر تحدیدات عائد کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ معاشیات کی اس تعریف میں معاشی نمو اور اس کے مسائل سے بحث نہیں کی گئی ہے ۔ اور حرکیاتی معاشی مسائل کے بارے میں یہ نظریہ ساکت ہے ۔ اسی لیے پروفیسر سیمول سن (Prof. Samuelson) نے معاشیات کی حرکیاتی تعریف پیش کی ۔

2.1.4 سیمول سن کی تعریف Samuelson's Definition

سیمول سن کے مطابق معاشیات اس امر کا مطالعہ کرتی ہے کہ زر کے استعمال کے ذریعہ یا زر کے استعمال کے بغیر افراد اور سماج کے محدود وسائل کو متبادل استعمال کے قابل ہیں مختلف اشیاء کی پیدائش یا صَرف کے لیے حال یا مستقبل میں کس طرح استعمال کیا جائے اور ان کو کس طرح سماج اور مختلف افراد یا جماعتوں کے درمیان تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔

سیمول سن کی معاشیات کی تعریف کا یہ طریقہ انتخاب کے مسئلہ کو حرکیاتی پس منظر میں پیش کرکے معاشیات کے مضمون کو مزید وسعت فراہم کرتا ہے ۔ اس طرح ایک دوسری تشریح کے تحت معاشیات کے موضوع بحث میں اس امر کو بھی شامل کیا گیا ہے کہ کن طریقوں سے پیدائشی قوتوں کو منظم کیا جائے اور نمو کو بڑھاوا دیا جائے ۔ اور ان پیدائشی قوتوں کے آزادانہ نمو کے لیے انسانی رشتوں کے درمیان مساوات کے تصور کو شامل کیا جائے ۔ کیوں کہ معاشیات سماجی رشتوں سے تعلق رکھتی ہے

اوپر بیان کی گئی مختلف تعریفوں کے پیش نظر طالب علم اس میں مزید وسعت پیدا کرسکتے ہیں ۔ مگر ہمیشہ ایسا عمل مشکل ہے ۔ کیونکہ چند سطروں میں ٹھیک موزوں اور جامع تعریف بیان کرنا مشکل ہے ۔ کیوں کہ معاشیات ایک ایسی سائنس ہے جس کے حدود ہمیشہ دوسرے سماجی علوم سے صاف طور پر الگ ہیں ۔ اسی لیے ہم موضوع بحث کو چند سطروں میں بیان کرنے کی بجائے اس بحث کو جاری رکھنا چاہتے ہیں تاکہ معاشیات کا دائرہ وسیع ہو ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

1 معاشیات کی تعریف کیجیے ۔

2.2 احتیاجات Wants

انسان احتیاجات کا مجموعہ ہے ۔ انسانی احتیاجات نہ صرف لامحدود ہیں بلکہ نوعیت میں بھی مختلف ہوتی ہیں ۔ انسان کی تہذیب و تمدن میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس کی ضروریات اور خواہشات بھی روز افزوں ہیں ۔ انسان اپنی مادی فلاح کے لیے کوشش ، محنت اور مشقت جاری رکھے ہوئے ہے ۔ اور تمام انسانوں کی خواہشات یکساں نوعیت کی نہیں ہوتی ان میں فرق پایا جاتا ہے۔ ہر انسان کی خواہش کا تعلق اس کے سماجی اور معاشی رتبہ سے ہوتا ہے

2.2.1 احتیاجات کی خصوصیات Characteristics of Wants

اہم صفتیں

i) انسانی احتیاجات لامحدود ہیں : انسانی خواہشات کی کوئی حد نہیں ، ایک خواہش کی تکمیل کے ساتھ ہی دوسری خواہش اس کی جگہ لیتی ہے اور یہ کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے ۔

ii) کسی خاص احتیاج یا ضرورت کی مکمل تشفی یا آسودگی ممکن ہے : احتیاجات لامحدود ضرور ہیں لیکن کسی ایک خاص احتیاج کی آسودگی ممکن ہے اس کے لیے وسائل یا ذرائع درکار ہیں ۔ جسے ہم قوت خرید کہتے ہیں اس قوت خرید کے ذریعہ انسان کسی ایک احتیاج کی تشفی کر سکتا ہے ۔

iii) ایک ہی احتیاج کی تکمیل کے لیے مختلف اشیاء درکار ہوتی ہیں: بعض دفعہ انسان کی کسی خواہش کی تکمیل کے لیے ہمیں کئی دوسری اشیا کا سہارا لینا پڑتا ہے ۔ مثلاً ہمیں خط لکھنا ہو تو قلم کے ساتھ روشنائی اور کاغذ بھی ضروری ہے ۔ اسی طرح کافی یا چائے کے لیے شکر دودھ پانی ، پتی اور ایندھن کی ضرورت پڑتی ہے ۔ اسی لیے ایسی خواہشات کو ہم Complementaryکا نام دیتے ہیں ۔

iv) احتیاجات آپس میں مسابقتی رویہ اختیار کرتی ہیں :انسان کے وسائل محدود ہیں لیکن خواہشات لامحدود ۔ اسی لیے ہم اپنی تمام خواہشات کو ایک ہی وقت میں پورا نہیں کرسکتے ۔ اس لحاظ سے حاجتیں آپس میں مسابقتی رویہ اختیار کرتی ہیں ۔ اس سلسلے میں ہمیں بعض حاجتوں کو بعض حاجتوں پر ترجیح دینی پڑتی ہے ۔ یعنی چند حاجتوں کی تکمیل کر کے چند حاجتوں کو رد کرنا پڑتا ہے ۔ ایسا ہی رویہ حاجتوں کا مسابقتی رویہ کہلاتا ہے ۔

v) احتیاجات متبادل ذرائع سے بھی پوری ہوتی : بعض احتیاجات کو متبادل اشیا کی فراہمی سے پورا کیا جاسکتا ہے ۔ پانی کی پیاس کو شربت سے بھی پورا کیا جاسکتا ہے ۔ چائے اور کافی متبادل اشیاء ہیں ۔ جس سے ہمارے گرم مشروب کی خواہش پوری کی جاسکتی ہے ۔ اس سلسلہ میں ہمیں اپنے وسائل اور اشیا کی قیمتوں کو دھیان میں رکھنا ضروری ہے ۔

vi) احتیاجات وقت ، جگہ اور فرد کے ساتھ بدلتی : احتیاجات ہمیشہ اور ہروقت یکساں نہیں ہوتیں ۔ مختلف لوگ مختلف چیزیں یا ایک ہی فرد مختلف چیزیں کو مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر مختلف طرح سےاستعمال کرتا ہے ۔

vii) احتیاجات کی شدت میں فرق پایا جاتا ہے: انسانی احتیاجات کی شدت میں یکسانیت نہیں پائی جاتی ۔ بعض حاجتیں بعض حاجتوں پر فوقیت رکھتی ہیں اور بلحاظ اہمیت ان کی تکمیل کی جاتی ہے ۔ جن کی اشد ضرورت ہے عام طور پر پہلے ان کو پورا کیا جاتا ہے ۔ اس طرح بعض دوسری کم اہم حاجتوں کو ملتوی بھی کیا جاسکتا ہے ۔

2.2 احتیاجات کی درجہ بندی Classification of Wants

احتیاجات کی تسکین کے لیے اشیا اور خدمات ضروری ہیں ۔ عام طور پر ان کی درجہ بندی بھی تین زمروں میں کی جاتی ہے ۔

الف) ضروریات :۔ یہ وہ اشیاء ہیں جن کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا ۔ جنہیں ہم بنیادی ضروریات کہتے ہیں ۔ جیسے روٹی ، کپڑا اور مکان ، جس سے انسان کی بقا وابستہ ہے ۔

ب) آسائشات :۔ ضروریات زندگی کی تکمیل کے بعد انسان آسائش اور آرام کی طرف متوجہ ہوتا ہے ۔ اور پھر اپنی بقا کے ساتھ ساتھ بہتر معیار زندگی کی طرف راغب ہونے لگتا ہے ۔ کیوں کہ آرام و آسائش انسان کی زندگی کو خوش گوار بناتے ہیں ۔

ج) تعیّشات :۔ آسائشات کی تکمیل کے بعد انسان تعیّشات کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ یہ غیر ضروری اور فضولیات پر مبنی ہوتی ہیں ۔ جن کے بغیر انسان کا گزارا ممکن ہے۔ محلات ، ہیرے جواہرات ، ریشمی کپڑے ، وغیرہ وغیرہ تعیّشات میں شمار ہوتے ہیں ۔ ایسی اشیا انسان کی سماجی حیثیت کو بڑھانے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں ۔

مذکورہ احتیاجات کی درجہ بندی حرف آخر نہیں ۔ ضروریات آسائشات اور تعیّشات میں ہمیشہ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جیسے جیسے انسان کا معیار زندگی ، تہذیب و تمدن اور سائنس و ٹکنالوجی کی ترقی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے ان کی درجہ بندی میں بھی تبدیلی واقع ہوتی رہتی ہے ۔ یہ اشیاء ملک اور آب و ہوا کے معیار کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہیں ۔ وقت اور جگہ سے بھی ان کی نسبت ہوتی ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

2 احتیاجات کی صفات بیان کیجیے ۔

3 احتیاجات کی فہرست بنایئے۔

2.3 معاشیات کے بنیادی تصورات Fundamental Concepts

2.3.1 افادہ Utility

اشیا اور خدمات انسانی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ ہیں ۔ انسانی احتیاجات یا خواہشات کو پورا کرنے کی قوت یا صفت کو معاشیات میں افادہ کہتے ہیں ۔ یہ لازمی نفسی انسانی جذبہ سے تعلق رکھنے والی چیز کا نام ہے ۔ اس کا طبعی اور مادی وجود نہیں ۔ یہ صارف کی دماغی کیفیت سے تعلق رکھتی ہے ۔ اسی لیے ایک ہی شئے مختلف صارفین کے لیے مختلف درجہ کے افادے کی حامل ہوتی ہے ۔ کوئی سفید کپڑے پہن کر خوش ہوتا ہے تو کوئی سفید کپڑے پہن کر خوش نہیں ہوتا ۔

معاشیات میں افادہ کا تصور کارآمد کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا ۔ مثلاً شراب میں افادہ کے باوجود کارآمد ہونے کی صلاحیت نہیں پائی جاتی بلکہ صحت کے لیے مضر ہے پھر بھی شراب ، شرابی کے لیے افادہ کی حامل ہے ۔ اس کے علاوہ افادہ اور تعیّش میں کوئی ہم آہنگی نہیں پائی جاتی ۔ بعض اشیا افادہ رکھتی ہیں لیکن ان کے استعمال سے خوشی نہیں ہوتی ۔ مثلاً کڑوی چیزیں زہر وغیرہ

افادہ کی اہم صورتیں ذرج ذیل ہیں ۔

الف) شکلی افادہ Farm Utility :۔ کسی شئے کی ساخت یا شکل کو بدل کر جب اس سے افادہ حاصل کیا جائے تو ایسا افادہ شکلی افادہ کہلاتا ہے ۔ مثلاً لکڑی کے کندے کو کاٹ کر فرنیچر بنانا وغیرہ وغیرہ ۔

ب) مکانی افادہ Place Utility : ۔ کسی شئے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرکے جب اس کے افادہ میں اضافہ کیا جاتا ہے تو ایسا افادہ مقامی افادہ کہلاتا ہے ۔ مثلاً ندی سے ریت کو نکال کر مقام تعمیر پر استعمال کرنا ۔ لکڑی کو جنگل سے کاٹ کر بازار میں لانا وغیرہ وغیرہ ۔

ج) زمانی افادہ Time Utility کسی شئے کو ذخیرہ کرکے اس وقت اس شئے کو فروخت کرنا جب اس کی قلت ہو تو ایسا عمل افادہ وقتی کہلاتا ہے ۔ مثلاً سردیوں کے زمانہ میں گرم کپڑے فروخت کرنا ۔

2.3.2 قدر Value

قدر دو اقسام پر مشتمل ہوتی ہے۔ جسے ہم (۱) قدر استعمال اور (۲) قدر مبادلہ کہتے ہیں۔ بلا معاوضہ حاصل ہونے والی اشیا اور معاشی اشیا میں قدر استعمال مشترک ہوتی ہے۔ لیکن جہاں تک معاشیات میں قدر کی اصطلاح کا استعمال ہے اس کو معاشین قدر مبادلہ کے معنوں ہی میں استعمال کرتے ہیں۔ قدر مبادلہ سے مراد شئے کے بدلے دوسری شئے کے حصول سے ہے بلا معاوضہ اشیا کا مبادلہ نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے بلا معاوضہ اشیا کی قدر مبادلہ صفر کے مساوی ہوتی ہے۔ لیکن معاشی اشیا جو قدر مبادلہ کی حامل ہوتی ہیں۔ چاہے کتنی ہی کم وقعت رکھتی ہوں قدر مبادلہ کی حامل ہوتی ہیں۔ کیوں کہ ان کے بدلے میں دوسری چیز حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس شئے کو ہم دوسری اشیا اور خدمات کے حصول کے لیے قوت خرید کے طور پر استعمال کرسکتے ہیں۔ یعنی یہ دوسری چیزوں کو بدلے میں حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ معاشی اشیا ہی حقیقی معنی میں معاشی قدروں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اسی لیے قدر مبادلہ کی صلاحیت کی حامل ہوتی ہیں۔

اشیا اور خدمات میں قدر مبادلہ اس وقت پائی جاتی ہے جب ان میں درجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہوں۔

الف) شئے میں افادہ کا پایا جانا

ب) شئے کا کمیاب ہونا

ج) شئے میں منتقل ہونے کی صلاحیت کا پایا جانا

مذکورہ بالا شرائط یا خصوصیات میں سے کسی ایک خصوصیت کی غیر موجودگی سے شئے قدر مبادلہ کی خصوصیت سے عاری ہوجاتی ہے۔ اور اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔

2.3.3 قیمت Price

قدر اور قیمت کی اصطلاحوں کے درمیان فرق پایا جاتا ہے۔ معاشی قدر کا زر کی شکل میں اظہار قیمت کہلاتا ہے۔ زر کی ایجاد سے پہلے اشیا کا تبادلہ اشیا سے ہوتا تھا۔ جسے ہم ارٹر نظام کہتے ہیں۔ اس زمانہ میں قدر اور قیمت کو ہم معنی الفاظ میں استعمال کیا جاسکتا تھا۔ لیکن دور جدید میں ہر شئے اپنی الگ قیمت رکھتی ہے۔ اور اشیا اور خدمات کا حصول، زر کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ معاشیات میں قدر، قدر مبادلہ کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔

2.3.4 دولت Wealth

عام زبان میں دولت کو ہی زر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن معاشیات میں زر صرف دولت کی ایک شکل ہی نہیں۔ بلکہ ہر وہ شئے جو قدر کی حامل ہے دولت کہلاتی ہے۔ معاشیات میں دولت کی اصطلاح معاشی اشیا کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ کیوں کہ معاشی اشیا کمیاب ہیں اور بازار میں قیمتوں پر دستیاب ہوتی ہیں۔

عام طور پر کسی شئے کو دولت کے طور پر پیش کرنے کے لیے کچھ صفات ضروری ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

الف) افادہ کا پایا جانا

ب) طلب کے مقابلے میں رسد کا کم ہونا

ج) شئے میں منتقلی کی صلاحیت کا پایا جانا

جائیداد کے دستاویز اور بیمہ کی پالیسی وغیرہ بھی دولت کی تعریف میں آتے ہیں۔ یہ غیر منقولہ جائیداد ہے۔ اس کو

ہم دولت نمائندہ بھی کہتے ہیں ۔ لیکن بانڈ معاوضہ اشیا معاشیات میں دولت نہیں کہلاتیں کیوں کہ ان میں کمیابی کی صفت نہیں پائی جاتی ۔ اسی طرح ذاتی صفتیں ایمان داری ، فن ، لیاقت اور عقل وغیرہ دولت نہیں ۔ یہ دولت حاصل کرنے کے ذرائع ہیں ۔ پھر بھی دولت نہیں کہلاتے کیوں کہ یہ منتقل نہیں کئے جاسکتے ۔

2.3.5 دولت اور فلاح Wealth and Welfare

یہ دونوں اصطلاحیں ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملی جلی ہیں ۔ دولت ذریعہ اور فلاح مقصد ہے ۔ دولت کے استعمال سے فلاح حاصل کی جاسکتی ہے ۔ مگر دولت کے غلط استعمال سے فلاح پیدا نہیں کی جاسکتی ۔ کبھی یہ نقصان دہ بھی ہوسکتی ہے ۔ جیسے بے ہودہ کتاب ، زہریلی ادویات ، منشیات ، شراب ، تمباکو جیسی چیزیں دولت کا ایک جزو ضرور ہیں لیکن وہ انسانی بھلائی میں اضافہ نہیں کرتیں ۔

پس دولت اور فلاح تمام حالات میں ایک ساتھ موجود نہیں رہتے لیکن عام طور پر دولت انسانی فلاح میں اضافہ کا موثر ذریعہ ضرور بن سکتی ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

5 قدر کی حامل ہونے کے لیے کسی شئے میں کیا صفات ہونی چاہئیں ۔یا شئے کی قدر کی اہلیت کی صفات بیان کرو۔

6 دولت کیا ہے ؟ فلاح اور دولت کے درمیان امتیاز کیجیے ۔

2.4 معاشیات کا دوسرے سماجی سائنس سے رشتہ Relationship with other Social Sciences

معاشیات ایک سماجی سائنس ہے ۔ اس لیے دوسرے سماجی سائنس سے قریبی تعلق رکھتی ہے ۔

2.4.1 معاشیات اور سیاسیات Economis and Political Science

ابتدا میں معاشیات " پولیٹکل اکونمی " کہلاتی تھی اور معاشیات کو سیاسیات کا جز وقرار دیا گیا تھا ۔ کیوں کہ دونوں میں قریبی تعلق پایا جاتا ہے ۔ سیاسی مسئلوں کے کچھ معاشی اسباب بھی ہوتے ہیں ۔ اسی طرح سیاسی ادارے معاشی حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں ۔ نظام سیاست مختلف طریقوں سے معیشت کو متاثر کرتا ہے ۔ نوآبادیاتی نظام بڑے عرصے تک ہندوستان کو غربت میں مبتلا کرنے کا ذمہ دار ہے ۔ غرض معاشیات اور سیاسیات میں قریبی تعلق پایا جاتا ہے ۔

2.4.2 معاشیات اور تاریخ Economic and History

تاریخ ماضی کے واقعات کا ریکارڈ ہے ۔ یہ علم قوموں کے سماجی سیاسی اور معاشی حالات کا مختلف ادوار کے تحت مطالعہ کرتا ہے ۔ اسی لیے معاشی حالات تاریخ کا ایک حصہ ہیں ۔ موجودہ دور کے معاشی مسئلوں کو سمجھنے کے لیے ہمیں ماضی میں اختیار کئے گئے معاشی فیصلوں کی جانچ کرنی پڑتی ہے ۔ اس کے لیے تاریخ کی ضرورت پڑتی ہے جو بہت مفید ہے ۔ اس لیے معاشیات اور تاریخ کے درمیان قربت کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے ۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE IMC LIBRARY Hyderabad-34.

"معاشیات کی تاریخ کے بغیر کوئی جڑ نہیں ہوتی اور تاریخ معاشیات کے بغیر بے ثمر ہوتی ہے۔"

2.4.3 معاشیات اور اخلاقیات Economics and Ethics

اخلاقیات اصول اخلاق سے متعلق ہے۔ یہ حسن و قبح کے درمیان فرق کرنے والی سائنس ہے۔ صحیح اور غلط کی تمیز پیدا کرتی ہے۔ اخلاقی اصول پر تمام معاشی عمل منظم ہوتے ہیں۔ لیکن معاشیات میں اخلاقیات کے تعلق سے معاشیین ہم رائے نہیں۔ رابنس جیسے ماہر معاشیات کے خیال میں علم معاشیات مقاصد کے تعلق سے غیر جانبدار رویہ اختیار کرتا ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے معاشیات کو اخلاقیات سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ فلاحی ماہرین معاشیات مارشل پیگو جیسے مفکرین نے معاشیات کے موضوع بحث کو اخلاقیات کے ساتھ پیش کیا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

7 معاشیات اور سیاسیات کے درمیانی رشتے کو سمجھایئے۔

2.5 خلاصہ Summing Up

آدم اسمتھ کے خیال میں معاشیات دولت کی سائنس ہے۔ مارشل کے مطابق معاشیات، انسانوں کی معاشی بھلائی کا مطالعہ کرتی ہے۔ رابنس نے معاشیات کی موزوں اور سائنٹفک تعریف کی ہے۔ ان کی تعریف لامحدود خواہشات، محدود وسائل اور متبادل استعمالات کو اہمیت دیتی ہے۔ دوسرے معاشیین نے بھی اپنے طریقے سے معاشیات کی تعریف کرنے کی کوشش کی ہے پھر بھی کسی طرح یہ مناسب نہیں ہے کہ معاشیات جو ایک بڑھتا ہوا علم ہے اس کی جامع تعریف فراہم کرنے کی کوشش کی جائے۔

کوئی بھی انسان لامحدود خواہشوں کی جو وقت جگہ اور فرد کے ساتھ بدلتی ہیں تسکین نہیں کرسکتا۔ احتیاجات نہ صرف متقابل ہیں بلکہ ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ احتیاجات کی، ان کی صفات کی بنیاد پر ضروریات، آسائشات اور تعیشات میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔

کوئی بھی شئے یا خدمت اگر انسانی احتیاجات کو آسودگی دیتی ہے اور اس میں افادہ پایا جاتا ہے۔ نیز کوئی شئے جو کمیاب ہو قدر یا افادہ رکھتی ہو اور قابل منتقلی ہوسکتی ہو تو وہ دولت میں شامل ہے۔ اگر ہم قدر کو زری اصطلاح میں بیان کرتے ہیں تو قیمت کہلاتی ہے۔ دولت بھی محدود ہے اور افادہ رکھتی ہے اور یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوسکتی ہے اس لیے کوئی بھی چیز جس کی قدر ہو وہ دولت کہلاتی ہے۔

معاشیات کا تعلق دوسرے سماجی علوم جیسے سیاسیات، تاریخ اور اخلاقیات وغیرہ سے بھی ہے۔

2.6 نمونہ امتحانی سوالات Model Examination Paper

I مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب تیس (30) سطروں میں لکھیے۔

1 معاشیات کی وسعت سمجھایئے اور اس کی تعریفوں کا تجزیہ کیجیے۔

2 احتیاجات کی صفات کو سمجھائیے اور ان کی درجہ بندی کیجیے۔

II مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب پندرہ (15) سطروں میں لکھیے۔

1 سیاسیات اور تاریخ سے معاشیات کا کیا رشتہ ہے سمجھائیے۔

2 افادہ سے کیا مراد ہے؟ افادہ کی اہم قسمیں کیا ہیں۔

2.7 سفارش کردہ کتابیں Suggested Books

1.	Stonier and Hague	: A Text Book of Economic Theory
2.	H.S. Agarwal	: Micro Economics